لطیفہ نمبر 9 :-

مولانا تھانوی کے پر دادا مرنے کے بعد زندوں کے مثل آتے اور ساتھ میں مٹھائیاں لاتے۔ جب بدنامی کے ڈر سے گھر والوں نے راز فاش کر دیا تو ان کا مٹھائیوں کے ساتھ آنا بند ہو گیا۔ اشرف السوانح کا ' تقویۃ الایمان شکن ' انکشاف

شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا، شب کے وقت اپنے گھر مثل زندوں کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی، اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گی تو اسی طرح روزانہ آیا کریں گے، لیکن ان کے گھر والوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہہ کریں۔ اسی لئے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے، یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔)

(اشرف السوانح حصہ اول ص 12)

Leave a Comment

لطیفہ نمبر 8

Filed under: Home, ہوم, دیوبندی ازم — sulemansubhani @ 10:56 am

لطیفہ نمبر 8 :-

فضائل مصطفٰی آج مصلحۃً بیان کر دینا چاہیۓ تا کہ وہابیت کا شبہہ ختم ہو سکے۔

____________علمائے دیوبند کا نقطہ نظر

فضائل کے لئے روایات درکار ہیں اور وہ مجھے یاد نہیں۔

مولانا تھانوی کا ارشاد!!

دارالعلوم دیوبند کے بڑے جلسے دستار بندی میں بعض اکابر نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کئے جائیں تا کہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو اور موقع بھی اچھا ہے کیونکہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں۔ حضرت والا (تھانوی صاحب) نے باادب عرض کیا،

اس کے لئے روایات کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر نہیں۔ (اشرف السوانح حصہ اول ص76)

یہ حضرت والا وہی ہیں جن کے بارے میں بعض لوگوں نے یہ عقیدہ بنا رکھا ہے وہ حکیم الامت، مجدد دین وملت، آیۃ من آیات اللہ، حجۃ اللہ فی الارض اور نہ جانے کیا کیا ہیں۔ مگر قربان جایئے ان کے مبلغ علم اور جذبہ محبت رسول پر کہ حجۃ اللہ فی الارض اور آیۃ من آیات اللہ ہوتے ہوئے بھی نہ تو فضائل رسول کی روایات ان کو مستحضر ہیں اور نہ ہی بیان فضائل سے کچھ دلچسپی۔

Leave a Comment

لطیفہ نمبر 7

Filed under: Home, ہوم, دیوبندی ازم — sulemansubhani @ 10:55 am

لطیفہ نمبر7:-

ان کی اوصاف شماری میں حد درجہ غلُو اور مبالغہ کیا گیا۔

ان کو صحابہ و تابعین کیا معنٰی انبیاء سے بھی جاملایا ہے۔

دلدادگان مولانا تھانوی کے بارے میں فاضل دیوبند مولانا اکبر آبادی کی رائے!

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ان کی اوصاف شماری میں اس درجہ غلو اور مبالغہ کیا گیا ہے کہ ان کو صحابہ و تابعین کیا معنٰی انبیاء سے بھی جا ملایا ہے۔(برہان دہلی مئی 52ء ص 297)

a Comment Leave

لطیفہ نمبر 6

sulemansubhani @ 10:53 am — دیوبندی ازم, ہوم, Home :Filed under

لطیفہ نمبر 6 :-

جب آپ نے اکابر دیوبند کے دین وایمان کو سمجھ لیا کہ " ایں خانہ ہمہ آفتاب است " تو آیئے اب ان حضرات کے حالات کا بھی ایک سرسری جائزہ ان کی ہی روایات کی روشنی میں لیتے چلیں۔

وہ اپنے معاملات میں تاویل وتوجیہہ واغماض ومسامحت سے کام لیتے تھے !

انھوں نے اپنے ایک مرید کے کفری طرز عمل کے بارے میں نہیں کہا کہ کلمۂ کفر ہے۔ اور شیطانی فریب اس کفری طرز عمل کو غایت محبت پر محمول کرکے ٹال دیا۔

مولانا تھانوی کے بارے میں فاضل دیوبند مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی تحقیق !

" اپنے معاملات میں تاویل وتوجیہہ اور اغماض ومسامحت کرنے کی مولانا میں جو خو تھی اس کا اندازہ ایک واقعہ سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی مرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ہرچند کلمۂ تشہید صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منھ سے نکل جاتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ کلمۂ کفر ہے شیطان کا فریب ہے اور نفس کا دھوکہ ہے۔ تم فوراً توبہ کرو اور استغفار پڑھو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ

فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے اور یہ سب اسی کا نتیجہ و ثمرہ ہے " (
برہان دہلی فروری 1952ء صفحہ 107)

لطیفہ نمبر 4 :-

حفظ الایمان کی ایک متنازعہ عبارت کا واحد حل !

عبارت درج ذیل ہے،

" پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدّسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بہ قول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ بہائم کے لئے حاصل ہے "

(حفظ الایمان مصنفہ مولانا تھانوی ص 7)

اس عبارت سے ایک معمولی اردو جاننے والا باآسانی سمجھ لے گا کہ مولانا تھانوی کے نزدیک نہ صرف فخر عالم غیب داں بلکہ زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ بہائم بھی غیب داں ہیں ـــــــــــــــــــــــ۔ مگر

علمائے دیوبند کے مطاع عالم مخدوم الکل مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں !

یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے ۔(فتاوٰی رشیدیہ کامل کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ص 96)

مولانا گنگوہی کے اس فتوٰے کی روشنی میں مولانا تھانوی کے مشرک ہونے میں کوئی کلام نہیں ۔ بہر حال مسلمانوں کا ایک گروہ اس عبارت کی تائید میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر صحیح اور درست ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے اور دوسرا گروہ اسی شد و مد کے ساتھ تردید میں مصروف ہے۔ چناچہ بات بڑھتی گئی اور نتیجہ اچھا، برا نکلتا رہا۔

اس سلسلہ میں میری تحقیق یہ ہے کہ مولانا مدنی، مولانا مرتضٰی حسن، اور مولانا منظور احمد نعمانی کی تاویلات و توضیحات سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہی صحیح اور درست ہے چناچہ مولانا مدنی فرماتے ہیں!

حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرمارہے ہیں لفظ "اتنا" تو نہیں فرما رہے ہیں۔ اگر لفظ "اتنا" ہوتا تو اس وقت البتہ احتمال ہوتا کہ معاذاللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔ (الشہاب الثاقب ص 11 مطبع قاسمی دیوبند)

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

"اس سے بھی قطع نظر کر لیں تو لفظ ایسا" تو کلمہ تشبیہہ کا ہے"

مولانا مدنی کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ " عبارت مذکورہ" میں لفظ" ایسا" تشبیہہ کے لئے ہے، اگر" اتنا" یا "اس قدر" کے معنٰی میں ہوتا تو یقیناً کفر تھا۔

اب دیکھئیے مولانا مرتضٰی حسن صاحب در بھنگی کیا فرماتے ہیں!

واضح ہو کہ "ایسا" کا لفظ فقط "مانند اور مثل" ہی کے معنٰی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنٰی "اسقدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں جو جگہ (یعنی عبارت مذکورہ) متعین ہیں۔ (توضیح البیان ص 8 مطبع قاسمی دیوبند)

مزید فرماتے ہیں!

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنٰی "اس قدر اور اتنا" ہے پھر تشبیہہ کیسی؟ (توضیح البیان ص 17)

مولانا منظور بھی ایسا ہی فرماتے ہیں!

حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی "ایسا" تشبیہہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہہ کے اتنا کے معنی میں ہے (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص 32)

تقریباً یہی مضمون کتاب مذکورہ کے صفحہ 34، 40، اور 48، پر بھی ہے۔ اس اجمالی گفتگو سے یہ بات واضح

ہو گئی کہ مولانا مرتضٰی حسن اور مولانا منظور نعمانی اس بات پر متفق ہیں کہ عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ" ایسا" بمعنی "اسقدر اور اتنا" ہے۔ اگر تشبیہہ کے لئے ہوتا تو موجب کفر ہوتا۔

اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہوا جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے۔(ایضاً)

حاصل کلام!

مولانا مرتضٰے حسن اور مولانا نعمانی کے نزدیک لفظ ایسا" ب م ع ن ٰ ی ا ت ن ا اور اس ق در ہ ے اگ ر ت ش ب ی
قرار دیا جائے تو **کفر** ہے اور **مولانا مدنی کے نزدیک** لفظ ایسا تشبیہہ کیلیئے ہے۔ اگر بمعنٰی "اتنا اور اس قدر" قرار دیا جائے تو **کفر** ہے۔

حل!

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا کے دو ہی معنٰی ہیں۔(1) یا تو تشبیہہ کے لئے ہے(2) یا بمعنی اس قدر یا اتنا

۔

پہلی شق مولانا مرتضی حسن اور مولانا نعمانی کے نزدیک کفر۔

اور دوسری شق مولانا مدنی کے نزدیک کفر۔

اس سے معلوم ہوا کہ دونوں شقیں کفر ہیں۔ اس عبارت متنازعہ کی کوئی تاویل نہیں۔ نیز یہ نتیجہ بھی قدرتی طور پر بر آمد ہو گیا کہ

مولانا مرتضٰی حسن اور مولانا نعمانی دونوں کے دونوں مولانا مدنی کی تاویل کی روشنی میں کافر۔

اور مولانا مدنی بھی مولانا مرتضٰے حسن اور اور مولانا نعمانی کی تاویل کی روشنی میں کافر۔

فالحمد للہ رب العالمین

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

خود آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا۔

اس صورت حال کو دیکھ کر مجھے ایک اور شعر یاد آگیا،

ایسی ضد کا کیا ٹھکانہ دین حق پہچان کر

ہم ہوئے مسلم تو وہ مسلم ہی کافر ہو گیا

مزارِ" بے چارہ و بے کار کا قصہ

Filed under: Home, ہوم, دیوبندی ازم — sulemansubhani @ 8:02 pm

(مبصر: سید وجاہت رسول قادری)

1۔ قبر پر گنبد (عمارت) بنانا یا قبر کو پختہ کر کے مزار بنانا ناجائز ہے۔

2۔ قبر پر فاتحہ / میلاد پڑھنا ناجائز ہے۔

(مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی، کفایت المفتی، ج1، ص:242،236، دارالاشاعت، کراچی2001ء)

علمائے دیوبند بشمول جناب اشرفعلی تھانوی صاحب کا پختہ قبر کی تعمیر اور مزار پر حاضری اور ایصالِ ثواب کے حوالے سے یہ متفقہ اور واضح فتویٰ ہے لیکن اس واضح فتویٰ کے باوجود دیوبندیوں کے شیخ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کو خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ کی عمارت میں دفن کیاگیااور اس پر "پختہ مزار" اور قبّہ بھی تعمیر کیا گیا جہاں دیوبندی حضرات بشمول مہتمم و مجاور مولوی نجم الحسن تھانوی صاحب، حدیث "شدِّ رحال" کی مخالفت کرتے ہوئے معمول کے مطابق حصولِ برکت کے لئے روزانہ حاضری دیتے تھے۔

ایک اخباری اطلاع(روزنامہ جنگ کراچی، مورخہ 19 دسمبر2006ء / روزنامہ امت کراچی، مورخہ 20 دسمبر2006ء) کے مطابق کسی "شرپسند" یا "دہشت گرد" نے درج بالا دیوبندی فتوی پر عمل کرتے ہوئے ان کی "پختہ مزار" اور خانقاہ کے احاطے، ان کے بھائی مظہر علی "خان بہادر" (جو برطانوی دورِ حکومت میں انگریزوں کے سی۔ آئی۔ڈی ایجنٹ تھے)، ان کی اہلیہ، ان کے "خلیفہ" اور سابق مہتمم و مجاور خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ مولوی ظہور الحسن اور خاندان کے چند دیگر افراد کی قبروں کو مسمار کرکے زمین کے برابر کر دیا اور قبروں کو بری طرح کھود ڈالا اور وہاں سوائے گڑھے کے کچھ نہ چھوڑا، یعنی ہڈیاں تک بھی اٹھالے گئے۔ اس طرح مجاورِ خانقاہِ تھانویہ کی ذراسی کوتاہی نے جناب اشرفعلی تھانوی صاحب کی مٹی تو خراب کی ہی لیکن اس طرح وہ خود اپنی بھی مٹی خراب کر بیٹھے۔ جب مٹی کی بات چل نکلی ہے تو دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی صاحب کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ معاذ اللہ انبیاء کرام بھی "مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں"، تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اشرفعلی تھانوی صاحب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ انبیاء کرام سے بڑھ کر تھے کہ ان کی قبر میں مٹی کے ڈھیر کے علاوہ کچھ اور بھی بچا ہو۔ بہر حال اپنی جھینپ مٹانے کے لئے نجم الحسن تھانوی صاحب نے اس عمل کو "مزار" کی بے حرمتی قرار دیتے ہوئے حکومتِ ہند سے سخت احتجاج کیا ہے اور ہندو دہشت پسند تنظیم آر۔ ایس۔ ایس(راشٹریا سیوک سنگھ) کو اس "گھناؤنے" کام کا ذمہ دار ٹھہرا کر مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

تعجب انگیز امر یہ ہے کہ جب 1926ء میں نجدیوں نے جنت المعلیٰ، جنت البقیع، شہدائے احد، اور طائف میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام، اہلِ بیت، جید ائمہ امت محمدیہ، محدثین، فقہا اور صلحائے امت کے مزارات تاخت و تاراج کئے اور ان پر گدھوں کے ہل چلوائے (معاذ اللہ) اس وقت دیوبندی امت کے تمام علماء مہر لب تھے بلکہ انہوں نے نجدیوں کے بادشاہ کو فتح مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر مبارکباد

کے خطوط اور تار روانہ کئے تھے۔(حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو: تبلیغی جماعت۔ مصنفہ علامہ ارشد القادری)۔ امت محمدیہ کے ان نہایت مقدس بزرگ و برتر شخصیات کے مزارات کے انہدام سے دیوبندی حضرات کے جذبۂ ایمانی کو کوئی ٹھیس نہ پہنچی تو آج غیر معروف مزارات" کے اکھاڑ دینے پر واویلا کیسا؟ بہت سے لوگوں کو تو یہ خبر پڑھ کر بھی حیرت ہوئی کہ ان حضرات کے بھی مزارات ہو سکتے ہیں کہ جنہوں نے زندگی بھر مزار تعمیر کرنے کو حرام اور مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے والوں کو"مزار پرست"، "قبروں کے پجاری" کہہ کر مشرک ہونے کے فتوے جاری کئے۔

ایں چہ شور بست کہ در دور قمر بینم

ادھر پاکستان میں تھانوی صاحب کے کچھ متبعین یہ شور مچا رہے ہیں کہ تھانوی صاحب تحریکِ پاکستان کے عظیم رہنما تھے اس لئے حکومتِ پاکستان کو اس واقعہ پر ہندوستان سے احتجاج کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں انہی کے ہم مسلک ڈاکٹر سلمان شاہجہانپوری کا حوالہ یہاں بطور گھر کی گواہی کافی ہو گا کہ ڈاکٹر سلمان شاہجہان پوری، دیوبند کے مہتمم قاری محمد احمد ابن قاسم نانوتوی کی طرف سے انگیز گورنر یوپی کے خطبہ استقبالیہ کے متن کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"غور فرمایئے یہ (دیوبندی) حضرات نصیب کی یاوری پر فخر کر رہے ہیں اور کس زندگی کو"گم نامی اور تاریکی کی قعرِ مذلت" قرار دے رہے ہیں؟ علوم و فنونِ اسلامی کی تعلیم و تدریس اور اس کی اشاعت کو صبح و شام "قال اللہ و قال الرسول" (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ورد کو اور اعمالِ اسلامی کو؟ اور کس چیز کو"باعثِ ممنونیت و سعادت" قرار دے رہے ہیں؟ (انگریزوں کی خوشامد اور غلامی کو؟) مزید حیرت اس بات پر ہے کہ ان کے اخلاف کا دعویٰ ہے کہ ملک کی آزادی کی جنگ میں ان کا حصہ ہے

اور پاکستان کا قیام ان کی کوششوں کا رہینِ منّت ہے۔" (تحقیقی مقالہ "مولانا عبید اللہ سندھی کا دیوبند سے اخراج۔۔۔پس منظر کے واقعات پر ایک نظر" ماہنامہ الولی، حیدر آباد، سندھ۔ اگست1991ء تا نومبر 1991ء)

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دیوبندی علماء و اسکالرز اپنے عظیم عالم اشر فعلی تھانوی صاحب کے بابائے قوم کے نام لکھے گئے جس خط کو علمائے دیوبند کی تحریکِ پاکستان میں مثبت کردار کے ثبوت کے لئے بطورِ سند استعمال کرتے چلے آئے ہیں وہ بھی انہی کے ایک محقق جناب پروفیسر محمد شمیم غازی تھانوی، مقیم اچی، کی تحقیق کے مطابق قطعی جعلی ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اخبار روزنامہ جنگ، کراچی۔ مورخہ24 اپریل2005ء، کالم "روزنِ دیوار سے"۔ کالم نگار: عطاء الحق قاسمی)

"مزار" تھانوی کے مجاور نے مزید ستم یہ ڈھایا ہے کہ اب جبکہ وہاں قبروں کی جگہ بقول ان کے صرف گڑھے رہ گئے ہیں تو وہ ان خالی گڑھوں پر دوبارہ جھوٹی اور جعلی قبریں اور مزارات بنا رہے ہیں تو اب کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس سلسلہ میں؟

حیرت کی بات یہ ہے کہ17 دسمبر2006ء (ہفتہ اور اتوار کی شب) یہ چھ قبروں اور احاطہ کی مسماری اور باقاعدہ کھدائی کی کاروائی یقیناً ایک درجن سے زائد تجربہ کار مزدوروں نے کی ہوگی لیکن اس کی کانوں کان خبر نہ پڑوس میں رہنے والے مجاور/ مہتمم صاحب کو ہوئی اور نہ ارد گرد کے لوگوں کو ہوئی اور نہ ہی اتنی بڑی جماعت کو مع اوزار/ کدال/ بیلچہ وغیرہ آتے ہوئے اور بھاگتے ہوئے کسی نے دیکھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے "شرپسند" گھر کے ہی بھیدی تھے اس لئے وہ پہچانے نہیں گئے اور وہ بڑے

اطمینان سے اپنی کاروائی کر کے "فاتحانہ" انداز میں چہل قدمی کرتے ہوئے اپنے "حجروں" میں چلے گئے۔

ہم اہلِ سنت و جماعت تو ابتداء ہی سے مومن کی عزت و حرمت اور مزاراتِ اولیاء اور مومن کی قبر کے تقدس کے قائل ہیں۔ ہمیں جناب نجم الحسن صاحب سے بھی ہمدردی ہے کہ ان کی خانقاہ کو ظلم و بربریت کے ساتھ اجاڑ کر ان کو بے روزگار کر دیا گیا، لیکن اس کے علاوہ اور ہم کہہ بھی کیا سکتے ہیں کہ ایں ہمہ آوردہ تست! اور پھر یہ کہ ع

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی!